روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۶/۴۱ جمعرات ۶ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، ۲۶ تبوک ۱۳۷۰ہش، ۲۶ ستمبر ۱۹۹۱ء نمبر ۲۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"وہ امور جن پر سچّی معرفت کی بنا ہے، یہ ہیں کہ وہ خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے۔ تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچّی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دل میں رقّت پیدا ہوتی ہے، مگر یہ رقّت عارضی نہیں ہوتی، بلکہ سُرور اور لذّت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ رُوح پانی کے ایک مصفّٰے چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مُدّعا یہ ہے کہ سمندر کے پہلے ایک سراب آتا ہے، وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامُراد رہتا ہے، لیکن جو ہمّت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے، وُہ منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۴۶۷)

"یاد رکھو حقائق اور معارف کا تعلّق عُلوم سے ہے۔ جس قدر معرفت وسیع ہوگی، حقائق کھلتے جائیں گے۔ پس تحقیقات کرتے وقت دل کو بالکل پاک اور صاف کر کے کرے۔ جس قدر دل تعصّب اور خود غرضی سے پاک ہو گا، اسی قدر جلد اصل مطلب سمجھ میں آجائے گا۔ نُور اور ظُلمت میں جو فرق ہے اسے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے۔ سچّی اور صحیح بات ایک ہی ہوتی ہے۔ پس دو لفظوں میں میری ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدھا خط دو نقطوں میں ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ اُمور ہیں جو قابلِ غور ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۴۶۸)

دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اعلیٰ صاحب عرفان لوگ جو نسبتاً کم ہوتے ہیں۔ ان کے لئے تو کسی ٹھوکر کا سوال پیدا نہیں ہوتا مگر بہت سے لوگ ان کے مقابل پر ادنیٰ حالتوں پر ہوتے ہیں اور ابھی ان کا بدیوں سے نیکیوں کی طرف سفر اور اندھیروں سے نور کی طرف سفر اتنا آگے نہیں بڑھا ہوتا کہ وہ مقام محفوظ تک پہنچ چکے ہوں۔ ایسے لوگ بعض اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو اپنی کمزوریاں لے کر باہر نکلتے ہیں اور سنیے (ایمان والوں) سے ان کے واسطے پڑتے ہیں، بعض دفعہ ان کے لئے بہت بڑے ابتلا کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور یہ ابتلاء کئی قسم کے پیش آتے ہیں۔ مثلاً نماز کے لئے بلایا جا رہا ہے) نماز کا وقت قریب آ رہا ہے دور دور سے مختلف رنگوں اور نسلوں اور قوموں اور زبانیں بولنے والے لوگ نماز کے لئے کوشاں ہو رہے ہیں۔ کوئی وضو کے لئے لپک رہا ہے۔ کوئی ویسے فارغ ہو کر (بیت الذکر) کی طرف دوڑا چلا جا رہا

باقی صـ۷ پر

نیّت میں دین کا شامل ہونا محبّت کے دوام کا باعث ہے

"ایک شخص اگر اپنی نیّت میں دین کو داخل کرتا ہو اور دین کو اہمیّت دیتا ہو تو اس کا رشتہ ہمیشہ بہتر ہوتا چلا جائے گا یعنی نکاح کے بعد رخصتانے کے بعد، بچّوں کے بعد، جسم انحطاط بھی کر رہے ہوں گے لیکن جس کی نیّت میں یہ بات داخل ہو کہ مجھے حُسنِ فطرت چاہیئے اس کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے گا کہ وہ اپنی بیوی کی محبت میں بڑھتا رہے گا اور بیوی اس کی محبت میں بڑھتی رہے گی۔ کیونکہ حُسنِ فطرت ترقی کیا کرتا ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ رضوانہ حمید صاحبہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم سید نثار یوسف صاحب ابن مکرم سید کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ سویڈن مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر ۱۰ ستمبر ۱۹۹۱ء کو سویڈن میں پڑھا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

درخواست دُعا

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد لکھتے ہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے اور بھائیوں کی دعا کے نتیجہ میں میرے دائیں پہلو کی درد اور سینہ اور کمر کے آبلے ٹھیک ہو کر درد دُور ہو گئی ہے البتہ جسم کے اندر آبلوں کی وجہ سے کچھ درد باقی ہے۔ میری کامل شفا کے لئے دعا کریں۔ اب میں نے کچھ کام دفتری کرنا شروع کر دیا ہے۔

سانحۂ ارتحال

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے بہنوئی اور چچا زاد بھائی مکرم مرزا محمد صادق صاحب ابن مکرم مرزا فضل کریم صاحب زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات پانچ بجے شام اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے گاؤں میں وفات پا گئے۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر ۵۹ سال تھی۔ اگلے روز تین بجے بعد دوپہر نمازِ جنازہ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ نے

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۲۶ ستمبر ۱۹۹۱ء

پرکھنے کی عادت

"سب ٹھیک ہے۔ اب ہم جو کچھ بھی ہیں یہی کچھ رہیں گے۔ اب بدلنے کے کونسے دن ہیں۔" یہ ہے جو بعض لوگ کہہ کر اپنی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں کہ ان کا ہر آنے والا دن پہلے سے بہتر ہونا چاہیئے اور انہیں زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کے آثار نظر آنے ہی زندگی کی شاہراہ پر چلنے کا صحیح طریق ہے۔ دراصل ایسے لوگ سوچنے کی زحمت گوارا ہی نہیں کرتے کہ وہ کیا کچھ کر رہے ہیں اور مزید کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر وہ یہ سوچیں تو یقیناً انہیں اس بات کا احساس ہوگا کہ وہ تو زندگی کی دوڑ میں بہت پیچھے ہیں۔ وہ اس سے آگے جا سکتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:-

"اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم قدم بقدم سوچ کر چلیں اور اپنے دماغ کو اس بات کا عادی بنائیں کہ وہ سچ کو دیکھے اور اسے پرکھنے کی قابلیت پیدا کرے آخر یہ کام پہلوں نے کئے ہیں پھر ہم کیوں نہیں کر سکتے۔"

حقیقت یہ ہے کہ قدم بقدم سوچ کر چلنا ہی انسان کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے تو آگے کس طرح بڑھ سکتے ہیں۔ اپنے حالات میں بہتری کس طرح پیدا کر سکتے ہیں اور اس سوچ کو اس قابل بنانے کی ضرورت ہے کہ ہم حقائق کو پرکھ سکیں اور پرکھنے کے بعد سچ کو قبول کر سکیں۔ یعنی ہماری پرکھ جو نتیجہ ہمارے سامنے پیش کرتی ہے چاہے وہ کتنا ہی تلخ کیوں نہ ہو اس کو زیرِ عمل لا سکیں۔

جہاں تک پرکھ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات زندگی کے ہر شعبہ میں لازمی ہے۔ ہمیں پتہ ہونا چاہیئے کہ ہمارے کس عمل سے کیا نتیجہ نکلے گا اور کیا وہ اچھا ہوگا یا بُرا۔ اگر ہم پہلے سے معلوم نہ بھی کر سکیں تو کم از کم نتیجہ نکل آنے کے بعد تو یہ سمجھ سکیں کہ یہ نتیجہ اچھا نکلا ہے یا بُرا۔ ایسا کرنے کے لئے دماغ کو اس بات کا عادی بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ اچھے بُرے کی تمیز کو کھول کھول کر ہمارے سامنے رکھے۔ اس بات کے لئے بھی خاص مشق کی ضرورت ہے جبھی تو دماغ عادی بنے گا۔
آیئے ہم پرکھنے کی عادت ڈالیں۔ اور نتیجہ کو صدقِ دل سے قبول کریں۔

میں تری سمت دیکھ کے خوش ہوں
تُو بھی دیکھ اور مُسکرا کے دیکھ
مجھ سے کر بات اور کُھل کے کر
گدگدی کر مجھے ہنسا کے دیکھ

ابوالاقبال ــــ

نعتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم

ماں باپ سے، ہر شخص سے، ہر چیز سے پیارا
محبوبِ خداوند ہے محبوب ہمارا

جو کام کیا اس نے وہ کام آیا ہمارے
جو بات بھی کی اُس میں ہے منزل کا اشارہ

ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا زمیں پر
ہر چیز پہ جیسے کہ ہو شیطاں کا اجارہ

پوچھے نہ کوئی پستیٔ اخلاق کا عالَم
ہارا ہُوا انساں تھا بُری طرح سے ہارا

قرباں مری جان کہ وہ جانِ دو عالم
آئے تو زمانے کو کچھ اس طرح نکھارا

اوہام پرستی کی ہر اک رسم مٹا دی
بہنے لگا توحیدِ خداوند کا دھارا

باطل کی ہر اک بات ہوئی دفن تہِ خاک
ہر بات جو سچ تھی اسے دُنیا میں اُبھارا

خود فخر کیا فقر کی حالت پہ ہمیشہ
اوروں کو دیا دولتِ شاہی کا سہارا

معمُور ہُوا ذوقِ عبادت سے ہر اک دل
ہر رُوح میں جاگ اُٹھا محبت کا شرارا

مانگوں گا سرِ حشر نسیمؔ ان کی عنایت
آیا جو مرے ہاتھ میں دامن کا کنارا

(آنکھوں کی ٹھنڈک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جرمن ... نے مجھ سے کوئی سوال کیا ہے جس کے جواب میں میں نے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات پیش کی ہیں جن میں سے ایک رب بھی ہے۔ اس پر اس جرمن ... نے کہا کہ ان صفات کا ذکر تو بائبل میں بھی آتا ہے۔ اس فقرہ کے دونوں معنے ہو سکتے تھے۔ یہ بھی کہ چونکہ بائبل میں بھی بعض صفات کا ذکر ہے۔ اس لئے یہ دلائل عیسائیوں پر بھی اثر کر سکتے ہیں اور یہ معنے بھی ہو سکتے تھے کہ گویا قرآن کریم بائبل کی نقل کرتا ہے۔ میں نے ان دونوں معنوں کا خیال کر کے دل میں سوچا کہ ... ایسا نہ ہو کہ ان کے دل میں خیال آیا ہو کہ قرآن کریم کی بہت سی تعلیم بائبل سے ملتی جلتی ہے۔ پھر اس کی فضیلت کیا ہوئی؟ اس خیال کے پیدا ہونے پر میں نے بڑے جوش سے ان کے سامنے تقریر شروع کی کہ بائبل میں جو یہ صفات آئی ہیں ان سے قرآنی صفات کو امتیاز حاصل ہے بائبل میں محض رسمی ناموں کے طور پر وہ صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور قرآن کریم نے ان صفات کی باریکیوں کو بیان کیا ہے اور ان مضامین میں وسعت پیدا کی ہے۔ اور ان کے راز بیان کئے ہیں۔ چنانچہ میں نے کہا۔ دیکھو رب کا لفظ ہے۔ بائبل نے بھی خدا تعالیٰ کو پیدا کرنے والا یا پالنے والا کہا ہے یا زمین و آسمان کا خالق کہا ہے لیکن قرآن کریم یہ نہیں کہتا بلکہ قرآن کریم سورۃ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کو ربّ العالمین کے طور پر پیش کرتا ہے اور لفظ رب اور لفظ عالمین دونوں اپنے اندر امتیازی شان رکھتے ہیں۔ رب صرف اسی مضمون پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور پالنے والا ہے بلکہ اس امر پر بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ نہایت ہی مناسب طور پر انسان کی باریک در باریک قوتوں اور طاقتوں کو درجہ بدرجہ اور مناسب حال ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور عالمین کا لفظ محض زمین اور آسمان پر دلالت نہیں کرتا بلکہ زمین و آسمان کے علاوہ مختلف اصناف کی مختلف کیفیتوں پر بھی دلالت کرتا ہے۔ اور یہ مضمون پہلی کتب میں بالکل بیان نہیں ہوا۔ مثلاً عالمین میں جہاں یہ مراد ہے کہ اس جہان کا بھی ربّ ہے اگلے جہان کا بھی ربّ ہے۔ آسمانوں کا بھی رب ہے۔ اور زمینوں کا بھی رب ہے وہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم نشاء اور عالم رجال اور پھر عالم فکر اور عالم شعور اور عالم تصور اور عالم تقدیر اور عالم عقل ان سب کا بھی وہ رب ہے یعنی وہ صرف روٹی ہی مہیا نہیں کرتا وہ صرف انہی چیزوں کو مہیا نہیں کرتا جو جسموں کو پالنے والی ہیں بلکہ وہ ارواح کے پالنے کا بھی سامان کرتا ہے اور پھر مختلف تقاضے جو انسان کی فطرت میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی نشوونما کے لئے اس نے قرآن کریم میں تعلیم دی ہے۔ چنانچہ اس قسم کے مضمون پر میں تفصیلی لیکچر ان کے سامنے دے رہا ہوں اور خود مجھے بھی نہایت لذت اور سرور حاصل ہو رہا ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ ایک نیا مضمون اور نئی کیفیت میرے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ یہی لیکچر دیتے دیتے میری آنکھ کھل گئی۔

غرض اول تو ان کتب میں صفات الٰہیہ پر نہایت اجمالی رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی حقیقی شان جلوہ گر نہیں ہوتی۔ اور پھر جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی بھی تشریح نہیں کی گئی اور اور نہ ہی صفات الٰہیہ کے باہمی ربط اور تعلق کو واضح کیا گیا ہے۔ لیکن دین حق نے اس بارے میں ایک جامع تعلیم بنی نوع انسان کے سامنے پیش کی ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر دو قسم کی جلوہ گری رکھتی ہیں۔ اس کا ایک جلوہ تو صفات تنزیہی کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے جو اس کو ان تمام قسم کی کثافتوں سے جو مادیات میں پائی جاتی اور مخلوقات میں دکھائی دیتی ہیں منزہ اور پاک ٹھہراتا ہے اور ایک جلوہ صفات تشبیہی کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ایسی صفات کی شکل میں جو مخلوق کی صفات کے مشابہ نظر آتی ہیں چنانچہ وہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جو تمام کائنات کا نقطۂ مرکزی ہے وہ احد یعنی اپنی ذات میں اکیلا اور منفرد ہے۔ وہ الصمد یعنی ایسی ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں مگر وہ کسی کا محتاج نہیں یعنی نہ تو اس سے آگے کوئی اولاد پیدا ہوتی ہے اور نہ وہ خود کسی کی اولاد میں سے ہے وہ ... ہے یعنی نہ تو کوئی طاقت اس کے ساتھ موجود ہے اور نہ اس کے بالمقابل کوئی اور طاقت موجود ہے۔ وہ اول و آخر ہے۔ یعنی تمام اشیاء کی علت العلل ہے اور سب کی سب مخلوق اسی کی طرف لوٹتی ہے۔ وہ قدیر ہے یعنی ہر اس بات پر قادر ہے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے۔ وہ الحی ہے یعنی ہمیشہ زندہ رہنے اور دوسروں کو زندہ رکھنے والا ہے۔ وہ القیوم ہے یعنی اپنی ذات میں قائم اور سب کو قائم رکھنے والا ہے وہ رب العالمین ہے یعنی سب جہانوں کو پیدا کرنے والا اور ان کو پالنے والا ہے۔ وہ الرحمٰن ہے یعنی بنی نوع انسان کو جس قدر ضروریات پیش آنے والی تھیں ان تمام ضروریات کو اس نے انسان کی پیدائش سے پہلے ہی محض اپنے فضل اور انعام کے طور پر مہیا کر دیا ہے۔ وہ الرحیم ہے یعنی تمام محنتوں اور کوششوں کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے والا ہے۔ وہ مالک یوم الدین ہے یعنی ان نتائج کے علاوہ جو اس کی طرف سے طبعی قانون کے ماتحت نکلتے رہتے ہیں اس نے ہر کام کی ایک انتہا مقرر کی ہے۔ جہاں پہنچ کر اس کا آخری فیصلہ صادر ہو جاتا ہے اور نیک انسان اپنے کاموں کا اچھا بدلہ اور برا انسان اپنی برائیوں کی سزا پا لیتا ہے مگر یہ بدلے اور جزائیں اللہ تعالیٰ کی مالکیت کے ماتحت ہوتی ہیں یعنی وہ صرف سزا ہی نہیں دیتا بلکہ اگر چاہتا ہے تو اپنے بندوں کو معاف بھی کر دیتا ہے وہ علیم ہے یعنی ایک ایک ذرہ کا اس کو علم ہے۔ بلکہ انسانی فطرت کے مخفی اسرار تک سے آگاہ ہے۔ وہ سمیع ہے یعنی لوگوں کی دعاؤں اور ان کی التجاؤں کو سننے والا ہے۔ وہ قہار ہے یعنی ہر ایک چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ جبار ہے یعنی ہر فساد کی اصلاح کرتا ہے۔ وہ وہاب ہے یعنی بندوں کو اپنے انعامات سے وافر حصہ دیتا ہے۔ وہ غفور ہے یعنی لوگوں کی خطاؤں سے چشم پوشی کرتا ہے۔ وہ مہیمن ہے یعنی ہر ایک چیز کا محافظ اور نگران ہے وہ السلام ہے یعنی لوگوں کو سلامتی دینے والا ہے۔ وہ القابض ہے یعنی ہر ایک چیز کو ایک حد کے اندر رکھنے والا ہے وہ الباسط ہے یعنی کشائش اور فراخی پیدا کرنے والا ہے۔ وہ الرافع ہے یعنی پستی سے بلندی تک پہنچانے والا ہے۔ وہ الحفیظ ہے یعنی مخلوق کی حفاظت کرنے والا ہے۔ وہ المتکلم ہے یعنی لوگوں سے کلام کرنے والا اور ان پر اپنے الہامات نازل کرنے والا ہے۔ غرض دین حق ایک کامل الصفات خدا دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے وہ عیسائیت کی طرح یہ کہہ کر خاموش نہیں ہو جاتا کہ خدا محبت ہے۔ نہ تورات کی طرح صرف چند صفات بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہے بلکہ اس نے ان تمام صفات کا تفصیلاً ذکر کیا ہے جن کا انسانی پیدائش کے ساتھ تعلق ہے۔ گویا سب آسمانی ڈیپارٹمنٹس کو اس نے ننگا کر کے دکھا دیا ہے جو اس کے من السماء ہونے کا ثبوت ہے۔

پرانے زمانہ میں تمام بڑے بڑے بادشاہوں کا یہ دستور تھا کہ وہ خاص خاص مقاموں پر لڑنے کے لئے اور اپنے باڈی گارڈز کے طور پر اعلیٰ قبیلوں کے آدمیوں کو بھرتی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جرمن کے بادشاہ ولیم نے بھی ایسا دستہ بھرتی کیا ہوا تھا۔ اور نپولین نے بھی ایسا دستہ بھرتی کیا ہوا تھا۔ اور ہندوستان کے بادشاہ اکبر نے بھی بارہہ کے سیدوں میں سے ایسا دستہ بھرتی کیا ہوا تھا۔ چنانچہ جب اکبر نے چتوڑ کے قلعہ پر حملہ کیا اور وہ قلعہ جلد فتح نہ ہو سکا تو اکبر نے ان رجمنٹوں کو جو بارہہ کے سیدوں میں سے بھرتی ہوئی تھیں حکم دیا کہ وہ چتوڑ پر حملہ کریں اور وہ اس وقت تک کٹ کٹ کر مرتے چلے گئے جب تک کہ چتوڑ کے قلعہ کی دیواروں میں رخنہ پیدا نہ ہو گیا۔ چنگیز خان نے بھی ایک خاص قبیلہ میں سے اپنی حفاظت کا دستہ بھرتی کیا تھا۔ جسکو بڑی عزت دی جاتی تھی۔ اور اس دستہ کے افسروں کو بادشاہ کے دربار میں خاص مقام پر بٹھایا جاتا تھا۔ نپولین کے محافظ دستہ کا ایک عجیب واقعہ مشہور ہے کہ جب واٹرلو کے میدان میں نپولین کی فوج کو شکست ہوئی۔ تو اس کا محافظ دستہ میدان سے نہیں ہلا۔ لارڈ ولنگٹن کی فوج گولے پر گولے برسا رہی تھی۔ اور وہ مرتے چلے جاتے تھے لیکن اپنی جگہ نہیں چھوڑتے تھے۔ اس وقت نپولین کی فوج کا ایک جرنیل جو ایک خاص کام پر بھیجا گیا تھا۔ واپس آیا اور اس نے جرنیل ... کو جو اس خاص دستہ کا افسر تھا جا کر کہا کہ ہمارا گولہ بارود ختم ہو چکا ہے۔ اور دشمن بڑھتا چلا آرہا ہے۔ تم یہاں کیوں کھڑے ہو پیچھے ہٹو تا کہ کسی طرح بادشاہ کی جان بچائی جاسکے اور پھر جمع ہو کر دشمن پر حملہ کریں۔ اس پر جرنیل ... نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا اور نہایت سادگی سے کہا "مگر میں کیا کروں مجھے نپولین نے پیچھے ہٹنا نہیں سکھایا۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں؛

یہ دنیا کیا ہے ایک قسم کی دار الابتلاء ہے وہی اچھا ہے جو ہر ایک امر خفیہ رکھے اور ریاء سے بچے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر میں بائیں جانب سے الفا اے۔آر۔اُولووا، الفابی۔بی بالوگوں، مسٹر ایم۔او۔انی بابا، آنریبل ایم اے ثانی مولانا مبارک احمد ساقی اور مسٹر ایس او بکوی تشریف فرما ہیں۔ یہ کسی تقریب کی سٹیج کی تصویر ہے۔ مسٹر اُولووا اِلے افے (ILE IFE) میں سکول کے استاد بھی تھے اور دعوت الی اللہ کے سلسلے میں سب سے زیادہ پیش پیش۔ جب کوئی مربی الے افے جاتا مسٹر اُولووا کی ہمہ وقت کی خدمات اس کے شامل حال رہتیں۔ اِلے افے میں درس ہوں تو وہ ترجمانی کر رہے ہیں کوئی تقریر ہے تو وہ ترجمانی کر رہے ہیں کسی قریب کے گاؤں یا دور ہی گاؤں بھی احباب سے ملنے جانا ہے تو وہ ان کے ساتھ ہیں اور خود ایسے عالم تھے جن کو گوڑھا ہوا عالم کہا جا سکتا ہے احمدیت کی کتب پر عبور تھا۔ عیسائیت سے خوب واقف تھے۔ بائبل کے حوالے خاصے یاد۔ مربی کی عدم موجودگی میں کہا جا سکتا ہے کہ ان کا کام کسی مربی سے کم نہ ہوتا تھا۔ مجھے بھی ان کے ساتھ خاصا وقت گذارنے کا موقعہ ملا ہے میں جب بھی الے افے جاتا تھا وہ ہمہ وقت میرے ساتھ رہتے تھے اور ہر ممکن مدد کے لئے مستعد۔

ان کے بعد الفابی۔بی۔بالوگوں جو جماعت کے سب سے زیادہ عربی دان اور عالم تھے ان سے پہلے ایک اور بزرگ جن کا نام الفا اسمٰعیل شیتا تھا اور جو مصر سے عربی کی تعلیم حاصل کئے ہوئے تھے جماعت کے سب سے زیادہ عالم دوست تھے انہوں نے بہت سا لٹریچر سائیکلوسٹائل کر کے تقسیم کیا اور انہیں یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ وہ حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سے مصر میں ملاقات کی سعادت حاصل کر چکے تھے اپنا ایک سائیکلوسٹائل رکھا ہوا تھا۔ اندازہ کیجئے یہ آج سے کوئی ۵۰، ۶۰ سال پہلے کی بات ہے اور اس سائیکلوسٹائل کے ذریعے وہ لٹریچر طبع کر کے تقسیم کیا کرتے تھے۔ ان کے بعد الفابی۔بی بالوگوں جماعت میں سب سے زیادہ عالم شخص مانے جاتے تھے۔ یہ بھی ترجمانی کا فریضہ خوب انجام دیتے تھے بلکہ جماعت کا چھوٹا لٹریچر آپ ہی نے مقامی زبان (یوروبا) میں ترجمہ کیا۔ ان کی یہ خصوصیت خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جب بھی اور جن حالات میں بھی ان سے کہا جاتا کہ آپ مشن ہاؤس میں آ کر فلاں کام یا فلاں کتاب کا ترجمہ شروع کر دیجئے تو بلا تاخیر وہ مشن ہاؤس پہنچ جاتے اور اپنا کام مکمل کئے بغیر مشن ہاؤس سے واپس نہیں جاتے تھے۔ سوائے اس کے کہ کام ترجمے کا ہو اور ترجمے پر کئی دن صرف کرنے پڑیں ان کے آگے ایم۔او۔انی بابا ہیں ان کے متعلق پہلے کسی تصویر کے سلسلے میں ذکر آ چکا ہے۔ ان کے آگے آنریبل ایم۔اے۔ثانی ہیں۔ انہیں یہ اعزاز حاصل تھا کہ سارے مغربی افریقہ میں یہ سب سے پہلے سیاسی انتخابات میں منتخب ہوئے اور نائیجیریا کے ہاؤس آف ریپریزینٹیٹو جسے ہم دوسری اصطلاح میں پارلیمنٹ بھی کہہ سکتے ہیں کے ممبر چنے گئے۔ مجھے یاد ہے کہ جس دن آپکے انتخاب کی کامیابی کی اطلاع ملی خاکسار اور ہمارے سیکرٹری جنرل مسٹر ایچ۔او۔سینیالو ان کے قصبے اوو (OWO) گئے انہیں مبارک باد دینا مقصد تھا۔ چنانچہ اس پر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت نے ان کے انتخاب میں کامیاب ہونے کو سراہا ہے۔ ویسے تو پہلے بھی وہ جماعتی کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے اور اپنے قصبہ کی جماعت کے صدر بھی تھے۔ لیکن منتخب ہو جانے کے بعد جسے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام سمجھتے تھے انہوں نے جماعتی کاموں میں پہلے سے بھی زیادہ حصہ لینا شروع کر دیا۔ وہ اکثر لیگوس آ کر (اور یہ فاصلہ کوئی دو سو میل کے قریب ہوگا) ہماری تقاریب میں شرکت کیا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر بھی وہ ایک تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے میں نے اپنی ایک کتاب "ہماری تحریک" کے دیباچے میں ان کا یوں ذکر کیا تھا کہ آج کل بادشاہت تو ختم ہو رہی ہے اس لئے بادشاہوں والے اختیارات اراکین پارلیمنٹ کے پاس ہوتے ہیں اور ایک صورت میں استعارۃً یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبر بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کے پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہو جاتے سے انہیں ایک یہ فائدہ بھی ہوا کہ ایک اور دوست "آنریبل یریما بالا" جو شمال کے کسی علاقے کے رہنے والے تھے اور ایک لمبے عرصے سے جماعت کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا۔ وہ بھی منتخب ہو کر لیگوس آئے تو جماعت سے رابطہ ہو گیا چنانچہ لیگوس کی احمدیہ جماعت نے آنریبل یریما بالا کو ایک استقبالیہ دیا جس میں انہوں نے ایک لمبا عرصہ پہلے اپنے احمدی ہونے کی داستان بیان کی اس کے بعد وہ مختلف علاقوں میں رہے لیکن انہیں اس بات کا زیادہ موقعہ نہ ملا کہ وہ جماعت سے رابطہ رکھتے لیکن چونکہ احمدیت ان کے دل میں راسخ ہو چکی تھی جونہی وہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو کر لیگوس آئے اور انہیں پتہ چلا کہ ایک اور صاحب (ایم۔اے۔ثانی) جو منتخب ہوئے ہیں۔ وہ بھی احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو انہوں نے از خود لیگوس میں خاکسار سے رابطہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب وہ احمدیہ جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ اس وقت وہ اپنے علاقہ میں اکیلے احمدی تھے اور چونکہ ان کے قصبے کے قریب کوئی اور جماعت نہیں تھی۔ اس لئے ان کا زیادہ رابطہ نہ ہو سکا۔ بہرحال پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو جانے کے بعد انہوں نے جماعت میں خاصی دلچسپی لینی شروع کر دی

ان سے آگے مکرم مبارک احمد ساقی جو آج کل انگلستان میں ایڈیشنل وکیل التبشیر بنے بیٹھے ہیں جو دوست انہیں جانتے ہیں اور جو ان سے مل چکے ہیں وہ یہ تصویر دیکھ کر حیران ہونگے کہ اس میں انہوں نے پگڑی پہنی ہوئی ہے۔ غالباً نائیجیریا جانے سے پہلے یا نائیجیریا سے چلے جانے کے بعد انہوں نے کبھی پگڑی نہ پہنی ہو گی۔ میں جب قادیان سے نائیجیریا کے لئے روانہ ہوا تھا تو میں بھی ٹوپی لے کر گیا تھا۔ راستے میں میرے پھوپھی زاد بھائی محترم مولانا محمد شریف صاحب نے جب اپنے علاقے سے آگے کے لئے روانہ کیا تو میری ٹوپی اتار کر ایک بندھی بندھائی پگڑی میرے سر پر رکھ دی اور انہوں نے میرے احتجاج کے باوجود بھی ایسا کیا میں بار بار کہتا رہا کہ مجھے پگڑی باندھنی نہیں آتی۔ اس لئے میں یہ تکلف نہیں کر سکوں گا۔ لیکن انہیں اصرار رہا کہ پگڑی ہی پہن کر جاؤ۔ نائیجیریا میں جتنے مربیوں نے میرے ساتھ کام کیا ہے میں نے ان سب کو پگڑی باندھنے کی طرف مائل کیا اور انہیں اکثر بتایا کہ آپ کی عزت دراصل سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عزت ہے۔ اور پگڑی مربی کے لئے باعث عزت ہے کسی اور ملک میں ہو یا نہ ہو لیکن اس وقت کی جب میں بات کر رہا ہوں نائیجیریا میں پگڑی خاصی باعث عزت تھی بلکہ میں تو انہیں یہ بھی کہا کرتا تھا کہ اگر آپ اسے بہروپ سمجھتے ہیں تو سلسلے کے وقار کے لئے یہ بہروپ اپنا لیجئے لیکن حقیقتاً یہ بہروپ نہیں۔

مولانا مبارک احمد ساقی اس تصویر میں پگڑی کے ساتھ نہایت باوقار اور وجیہہ معلوم ہوتے ہیں اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس تصویر میں انہوں نے پگڑی پہنی ہوئی ہے۔ ان کے متعلق میں زیادہ کچھ اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ شائد آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہوں۔ جتنا عرصہ انہوں نے میرے ساتھ کام کیا میں سمجھتا ہوں کہ جو تعاون انہوں نے مجھے دیا وہ شائد ہی کسی اور مربی انچارج کو کسی مربی سے ملا ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب مربی، مربی انچارج کو تعاون دیتے ہیں لیکن بہرحال یہ بات احساسات اور جذبات سے بھی تعلق رکھتی ہے مولانا ساقی صاحب مشن ہاؤس میں اس طرح رہتے تھے گویا ہم سب ایک ہی گھر کے افراد ہیں۔ ان کی طبیعت میں حلیمی، بردباری اور برداشت خاصی زیادہ ہے۔ کبھی نہ کبھی مربی انچارج کو مربی کے ساتھ کسی نہ کسی بات پر تھوڑی سی رنجش پیدا ہونے کا امکان تو ہوتا ہی ہے۔ میرا اور ان کا ایک ہی کمرے میں دفتر تھا۔ یہ میرے سامنے بیٹھتے تھے میں اپنی طبیعت کے مطابق کبھی ان سے ناراض بھی ہوتا تھا اور جہاں تک مربی انچارج کے لئے ممکن ہے۔ سخت سست باتیں بھی کہہ لیتا تھا۔ لیکن میں نے کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں دیکھا کہ ان کے چہرے پر بل آیا ہو۔ بلکہ جب یہ بات ختم ہو جاتی تو میں اکثر ساقی صاحب سے کہتا کہ آپ کو تو ناراض ہونے کا بھی مزہ نہیں آتا۔ کم از کم کچھ تھوڑا بہت تو جذبات کا اظہار کیا کیجئے اور وہ پانچ دس منٹ کے بعد مجھے یاد دلاتے کہ کل آپا جی نے کہا تھا کہ کنگز وے سٹور سے فلاں فلاں چیز مشن کے لئے لانی ہے چلئے ابھی لے آئیں۔ اور ہم اکٹھے کنگز وے سٹور کی طرف روانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتے۔ میں دوسرے مربیوں سے مقابلہ کرنا تو مناسب نہیں سمجھتا لیکن اپنے ان جذبات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مولانا ساقی صاحب نے مجھے ایسا تعاون دیا جس سے بڑھ کر میں کسی مربی سے اُمید نہیں رکھ سکتا تھا۔ ہم نے دفتر میں اکٹھے کام کیا۔ ہم نے دورے بھی اکٹھے کئے اور اخبار ٹروتھ کی کمپوزنگ بھی بعض دفعہ ہم اکٹھے کرتے تھے۔ اگرچہ وہ مجھ سے زیادہ کرتے تھے۔ مجھے اور بھی کئی کام کرتے ہوتے تھے اور جب ضرورت پیش آتی تھی تو کمپوزیٹروں کے کم ہونے کی وجہ سے مبارک ساقی صاحب کمپوز کرنے بیٹھ جاتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں ان کی طبیعت کی وجہ سے بہت نوازا ہے۔ اب وہ انگلستان میں ہیں۔ حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بہت بااعتماد کارکن ہیں سب لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ساقی صاحب کے ذریعے کوئی بات کہنی ہو تو بلا جھجک کر دی جائے کیونکہ حضور انور آپ کا بہت خیال رکھتے ہیں گذشتہ دنوں انہیں دل کا حملہ ہوا تھا۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی ایک حملہ ہو چکا تھا لیکن اس دفعہ دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے حضور کے امریکہ کے دورے کے بعد بھی انہیں کچھ دیر وہاں رہنا پڑا۔ اب واپس آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مفید وجود کو لمبی عمر عطا کرے۔

ان کے بعد مکرم ایس۔ او۔ بکری صاحب جو ایک لمبا عرصہ احمدیہ جماعت نائیجیریا کے پریذیڈنٹ رہے اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہر دلعزیز پریذیڈنٹ تھے۔ بنک میں اچھے خاصے افسر تھے لیکن ان کی حلیمی اور بردباری ان کا عجز اور ان کا انکسار اس قسم کا تھا کہ وہ ضرورت کے وقت ہر شخص کے قوی مددگار ثابت ہوتے تھے۔ حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ انگلستان تشریف لے گئے تو حضور کو کچھ ایکسچینج کی ضرورت تھی۔ مسٹر ایس۔ او۔ بکری نے اپنا مکان بنک کے پاس گروی رکھ دیا اور جو رقم ملی وہ حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری کو حضور کے استعمال کے لئے ارسال کر دی۔

میں نے ایک دفعہ تحریک کی کہ حضرت امام جماعت الثانی نے یہ تحریک بھی کی تھی کہ لوگ اپنی جائدادیں وقف کریں جن کا ضرورت کے وقت کچھ حصہ سلسلہ استعمال کر سکے گا۔ میرے خطبہ جمعہ کے بعد آپ نے فوراً اپنے مکان کا ایک کمرہ وقف کر دیا اور اس وقت سے لے کر آخر تک اس کمرے کو کرایہ پہ دے کر جو اس کا کرایہ ملتا مشن ہاؤس میں آکر جمع کرواتے رہے۔ میرے لئے تو ویسے بھی ایک فرشتہ رحمت تھے اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ میرے ساتھ محبت کا خدمت کے ذریعے اظہار کرتے۔ میرے بیٹے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم کے لئے جاتے تو صبح اور دوپہر کے وقت ان کی گاڑی (کیونکہ اس وقت مشن ہاؤس کے پاس گاڑی نہیں تھی) انہیں لے جاتی تھی اور واپس لے آتی تھی۔ حالانکہ میرے مکان سے جس طرف سکول یا کالج تھے اس کے عین مخالف سمت چند میلوں پر مسٹر ایس۔ او۔ بکری کا مکان تھا۔ پھر شام کے وقت وہ اکثر مجھ سے پوچھتے کہ آج کہیں جانا ہو تو میں اپنی گاڑی بھجوا دوں یا گاڑی کے ساتھ خود بھی آجاؤں گویا جب تک مشن نے اپنی گاڑی نہیں خرید لی۔ مسٹر ایس۔ اے۔ بکری کی گاڑی چوبیس گھنٹے کے لئے مشن ہاؤس کے سپرد ہوتی تھی۔ یعنی جب ہم چاہیں گاڑی منگوا سکتے تھے اور جب تک چاہیں اسے استعمال کر سکتے تھے۔ احمدیہ جماعت نائیجیریا کو انکی صدارت میں بڑا استحکام حاصل ہوا اور ان کے نمونہ کی وجہ سے جماعت کے بہت سے افراد پہلے سے بہت بہتر ہو گئے۔

نائیجیریا میں اس طرح کے دوست جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل وعیال کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتا رہے۔

رشتے طے کرنے میں ایک اہم نصیحت

رشتے طے کرنے کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"تم سیدھی بات کرو گے تو اعمال کی اصلاح ہوگی ورنہ اعمال کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ ورنہ فساد بڑھتا چلا جائے گا۔ پس اگر دونوں طرف کچھ کمزوریاں بھی ہوں لیکن اگر بات سیدھی کہی جائے اور صاف اور کھلی کھلی بات کہی جائے تو ان کمزوریوں کے دور ہونے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں اور اصلاح کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔"

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

عراق کی خلاف ورزی

گذشتہ روز اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے دو ارکان نے عراق کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے اقوام متحدہ کی ٹیم کو جو اس کے اسلحہ خانوں کی تلاش میں سرگرداں ہے کے ساتھ تعاون نہ کیا تو اسے بہت خطرناک نتائج بھگتنا ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ چند دنوں سے یہ شکایت پیدا ہو رہی کہ وہ اقوام متحدہ کے ہیلی کاپٹرز کو ان علاقوں پر پرواز کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جہاں ماہرین کے خیال میں اس کے اسلحہ کے ذخائر موجود ہیں اور یہ بات اقوام متحدہ کے ریزولیوشن ۷۰۷ جو ۱۵ اگست کو منظور کیا گیا تھا کے صریحاً خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ عراق ہر اس جگہ پر ہوائی جہازوں کو اڑنے دے گا۔ جہاں یہ شک پیدا ہو کہ اسلحہ کے ذخائر موجود ہیں۔ اگر عراق نے اس سلسلے میں اقوام متحدہ سے تعاون نہ کیا تو ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ نتائج نہایت خراب نکلیں گے۔ یہ اقوام متحدہ کے سوویٹ یونین کے نمائندے یورون یوسوف YORON BOSOV نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا ان کے ساتھی جو برطانوی ہیں سر ڈیوڈ ہنّے نے کہا کہ عراق کا رویہ انتہائی طور پر غیر تسلی بخش ہے۔ وہ کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اور سیکورٹی کونسل کے فیصلوں کی پوری طرح تعمیل نہیں کرتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ عراق ایسا کرنے سے گریز کرے گا۔ کیونکہ اگر اس نے ایسا کیا تو یقیناً نتائج اس کے حق میں نہیں ہونگے۔ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ عراق کا ہیلی کاپٹرز کو بعض مقامات پر اڑنے کی اجازت نہ دینا اور اسی طرح کردوں کے خلاف جو اس کی کارروائیاں ہیں انہیں نہ روکنا اقوام متحدہ کی قراردادوں کے خلاف ہے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے رچرڈ ڈبوشر نے کہا کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی مخالفت کرنا یعنی اس کی قراردادوں کی تعمیل نہ کرنا کسی صورت میں بھی قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا امریکہ طاقت کے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیا کیا جائے گا۔ اور کیا نہیں کیا جائے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عراق کے ہیلی کاپٹر شمالی علاقے پر پروازیں کرتے ہیں جو خاص طور پر کرکوک کا علاقہ ہے۔ جہاں پر کرد اور عراقی ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں۔ یہ پروازیں بھی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے خلاف ہیں۔

کویتی مظالم؟

انسانی حقوق کے ایک ادارے نے جو اپنے آپ کو مڈل ایسٹ واچ کہتا ہے۔ ایک حالیہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ کویتی حکام نے یا تو اپنے لوگوں کو اجازت دی یا خود انہوں نے ایسے ایسے جرائم کئے ہیں جن سے انتہائی انتقام کے جذبے کا پتہ چلتا ہے۔ ہر وہ شخص جس کے متعلق یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس نے عراقی فوج کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اسے بری طرح سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

ایک شخص آزاد ہو اور پھر غلام بنا لیا جائے اور اس کے بعد پھر اسے آزادی ملے تو اسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ جو آزادی اس سے چھن گئی تھی۔ اسے واپس مل گئی ہے لیکن بعض اوقات انسانی فطرت اتنی مسخ ہو جاتی ہے کہ وہ دوبارہ آزادی ملنے پر اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا اور دوسروں پر ظلم و تشدد شروع کر دیتا ہے۔ یہی کچھ کویت میں ہوتا لگتا ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایک ایسی فتح جس کا مزا کھٹا کر دیا گیا ہے۔ وہ کویتی لوگوں کی فتح ہے انہوں نے انسانی حقوق کو خوب خوب اپنے پاؤں تلے روندا ہے۔ اس رپورٹ کے مرتب کرنے والوں نے وسیع پیمانے پر تحقیقات کر کے کویتی ملٹری پر یہ الزام لگائے ہیں کہ انہوں نے دوسرے حکام سے مل کر یا از خود مظالم کا دور شروع کر رکھا ہے بہت سے لوگوں کو سمری ٹرائل کے ذریعے سزائیں دی گئی ہیں۔ اور نہ صرف مارا پیٹا گیا ہے بلکہ اور تشدد کیا گیا ہے۔ بلکہ انہیں پھانسی کے تختے پہ بھی لٹکا دیا گیا ہے۔ جب سے کویت دوبارہ آزاد ہوا ہے کویتی حکام نے لوگوں کو بلا جواز

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سوچ کے سائے

اس وقت انور ندیم علوی صاحب کا ایک چھوٹا سا اکتیس ۳۱ صفحات کا مجموعہ کلام ہمارے سامنے ہے اس کا ٹائٹل "سوچ کے سائے" بھی نظر نواز ہے اور ٹائٹل کے آخری صفحہ پر انور ندیم صاحب کی تصویر بھی جو سوچ کے سائے ہی میں لی گئی ہے۔ نہ صرف آپ کے چہرے سے بلکہ خاص طور پر آنکھوں سے یہ لگتا ہے کہ آپ کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں اور یہ نظمیں آپ کی سوچ ہی کے سائے ہیں۔ جہاں تک آپ کے کلام کا تعلق ہے حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ ستمبر ۱۹۸۸ء کو ایک مکتوب گرامی میں فرمایا۔

"آپ کا خط اور تازہ کلام ملا (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) بہت اچھا ہے اور غیر معمولی اثر رکھتا ہے۔ آپ نے بہت جذبہ سے لکھا ہے۔ بہت پر لطف ہو گیا ہے۔"

اسی طرح حضور انور نے ایک اور مکتوب میں فرمایا۔ "آپ کا خط اور نظمیں ملیں بہت اچھی ہیں۔ درد عبری ہیں۔ نام جو چاہیں رکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور شاعری میں اور نکھار پیدا ہو۔"

صبا اکبر آبادی ہمارے ملک کے ایک بہت معروف شاعر ہیں۔ آپ نے اپنے خط محررہ ۱۹ جنوری ۱۹۸۸ء میں ندیم صاحب کو لکھا۔ میں نے آپ کے کلام کا بغور مطالعہ کیا۔ میرے تاثرات درج ذیل ہیں

"جناب ندیم علوی صاحب نوجوان و نوخیز شعراء میں ایک ابھرتے ہوئے شاعر ہیں۔ وہ جدید رنگ میں ایسے خوبصورت مطالب بیان کرتے ہیں جو مطالعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان پر کسی روایت پرست شاعر کا تذکرہ بے ہنگام و نامناسب ہے ان کے افکار عالیہ کا مجموعہ "سوچ کے سائے" شائع ہونے والا ہے۔ جس میں ان کا تمام کلام یکجا ہو کر قارئین کے سامنے ہوگا۔ مناسب و بہتر ہوگا کہ وہ اس پر تبصرہ اور اپنی تجرباتی شاعری کا مقصد خود تحریر فرمائیں۔ تاکہ ان کے پڑھنے والے اس کی روشنی میں ان سے مزید لطف اندوز ہو سکیں میں ان کی ترقیات اور ذہنی بلندی کے لئے دعا گو ہوں۔"

محسن بھوپالی صاحب نے لکھا "مجھے انور ندیم علوی صاحب کا کلام جستہ جستہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ انور ندیم علوی نظم میں سوچ کا ایک خاص انداز رکھتے ہیں۔ ان کی غزل میں روایت اور جدت کا امتزاج ملتا ہے۔ غزل جو کاوش اور جس سطح کی پختگی چاہتی ہے ابھی وہاں تک پہنچنے کے لئے ندیم کو مزید مشق سخن کی ضرورت ہے ان کی غزلیں اس حقیقت کی غماز ہیں کہ وہ زبان کو برتنے کا سلیقہ جانتے ہیں وقت کے ساتھ ساتھ یقیناً ان کے کلام میں نکھار اور فن میں اعتبار کا عنصر پیدا ہو جائے گا جو کسی شاعر کی کامیابی کی یقینی ضمانت ہے۔" یہ خط محسن بھوپالی صاحب نے ۲۳ مارچ ۱۹۸۸ء کو تحریر کیا تھا۔

درد اسعدی صاحب نے لکھا

"انور ندیم علوی کے کلام کا خال خال مطالعہ کیا۔ اور یہ اندازہ ہی نہیں تعین ہوا کہ ندیم صاحب کی شاعری عصری تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

پیار بھی جھوٹا یار بھی جھوٹا جھوٹا ہے سنسار
اس دنیا میں پیسہ سچا باقی سب بیکار

یوں تو انور ندیم نے غزلیں بھی کہی ہیں مگر میں ان کو نظم کا شاعر کہتا ہوں"

جناب اختیار علی صاحب نے ۳ جنوری ۱۹۸۸ء کو لکھا۔ گرامی نامہ مع چند اشعار کے ملا۔ شکریہ۔ بہت اچھی نظمیں ہیں۔ خدا کرے "سوچ کے سائے" چھپ کر مقبول ہو۔"

جب سوچ کے سائے کا مسودہ میری نظر سے گذرا میں نے انور ندیم علوی صاحب کو یکم مارچ ۱۹۸۸ء کو لکھا "انور ندیم علوی صاحب اپنا مجموعہ کلام "سوچ کے سائے" کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ مجھے اس مجموعے کی چند غزلیں اور نظمیں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ عام طور پر پیش لفظ میں تنقید و تبصرہ کیا جاتا ہے۔ اور پیش لفظ لکھنے والا تعریفی الفاظ لکھنے پر ہی اکتفا کرتا ہے۔ یوں ہر مجموعہ کلام کا تبصرہ جو کتاب کے آغاز میں شائع کیا جاتا ہے ایک جیسا ہی لگتا ہے اور کسی ایک کتاب کا دوسری کتاب سے ممیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمیز ہی شخصیت کا اظہار ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کہنے کی بجائے کہ شاعر نے کسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس کے کلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور زندگی کے کن کن پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ پیش لفظ لکھنے والا اپنے پسندیدہ اشعار کی نشاندہی کر دے اور پھر مطالعہ کرنے والوں پر اس بات کو چھوڑ دے کہ انہیں کون سے اشعار پسند ہیں۔ وہ خود سمجھ جائیں گے کہ کوئی شعر کیوں پسند ہے اور شاعر نے اس خیال کے اظہار میں کس خوبی سے اپنی شخصیت کو اجاگر کیا ہے۔ میں نے جو غزلیں دیکھی ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل اشعار مجھے خاص طور پر پسند آئے۔

کس مسیحا کا ہے یہ فیض نظر
عشق کا بیمار کچھ بہتر لگے۔

میرے لب پر حق کا نعرہ کر گیا ان کو برہم اور
میں تو سولی چڑھ گیا لیکن پیار کی ریت نہ جانے لوگ

جھومتا گاتا پھرتا ہوں میں سن کے یہ تازہ خبر
میرا ہی بس نام لیتا ہے وہ دلبر آج کل۔

مجموعہ میں نظمیں بھی شامل ہیں۔ مثلاً

شاعر جھوٹا، قلم بھی جھوٹا، جھوٹا ہے فنکار
کالا دھواں اور کالی سڑکیں کالے من کے اجلے لوگ
سچائی کو ڈھونڈنے والے اب کہلائیں پگلے لوگ

اور

مذہب اور روایت والے اونچی ناک شرافت والے
کوٹھی کار کتابوں والے سوچ کے سائے سے گھبرائیں

کفر کے بھاری بھرکم فتوے میرے گلے کا ہار بنائیں
میری سوچ پہ کفر کا فتویٰ ان کی سوچ مکمل تقویٰ

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ندیم صاحب کو سچائیوں کے اظہار کی توفیق دیتا رہے کہ یہ انفرادی ضرورت بھی ہے اور اجتماعی بھی اس سے معاشرہ سدھر سکتا ہے اور معاشرے کا سدھار تا ہم سب کی بنیادی ضرورت ہے۔ اگرچہ "سوچ کے سائے" ہے تو ایک مختصر سا مجموعہ لیکن انور ندیم صاحب علوی اس میں پوری طرح جھلکتے نظر آتے ہیں اور امید ہے کہ جب ان کا مزید کلام شائع ہوگا تو دوست ان کی شخصیت سے بھرپور واقفیت حاصل کر پائیں گے۔

(ن۔ س)

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

اپنے ملک سے باہر نکالنا شروع کر دیا ہے۔ خاص طور پر فلسطینیوں کو وہ کسی طرح بھی رہنے کی اجازت نہیں دے رہے اور جب ان حکام کو یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی جگہ پر جنسی زیادتی ہوئی ہے یا جسمانی تشدد کیا گیا ہے۔ تو وہ اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اگر کسی بیرونی شخص سے ایسا کوئی جرم سرزد ہو جائے پھر تو اس کی شامت ہی آ جاتی ہے۔

اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک ایسی اجتماعی قبر کا پتہ چلا ہے جس میں ۵۴ اشخاص کو دفن کیا گیا تھا اور یہ سب لوگ وہ تھے جنہیں جان بوجھ کر قتل کیا گیا۔ ایسا کرنے میں کویتیوں کا کوئی طبقہ بھی بری الذمہ ثابت نہیں ہوتا انسانی حقوق کی تنظیم نے کہا ہے کہ ۵۸۰۰ افراد کو حراست میں لے کر انہیں عراقیوں کی مدد کرنے کے الزام میں سزائیں دیتے ہوئے اپنے ملک سے باہر نکال دیا گیا اور ۳۰۰۰ ایسے لوگ ہیں جنہیں حراست میں رکھ کر کویت سے جانے نہیں دیا گیا۔

احتجاجی مظاہرے

گذشتہ روز ایرانی سفارت خانے نے اس بات پر سخت احتجاج کیا کہ ایسے وقت میں جب کہ صدر مملکت ایران کا دورہ کر رہے ہیں ایران مخالف مظاہرے کئے گئے ہیں۔ سفارت خانے کے نمائندے نے کہا کہ ایران کے مذہبی انقلاب کے اداروں اور افراد کی بے حرمتی کو کسی صورت بھی اسلامی امت نظر انداز نہیں کر سکتی۔ وفاقی دارالحکومت میں اتوار کے روز ایک پریس کو دیئے گئے بیان میں سفارت خانے نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے مظاہرے سفارت کاری کے اصولوں کے انتہائی خلاف ہیں۔ اور خاص طور پر اب کئے جانے والے مظاہرے جو کہ ایسے وقت میں رونما ہو رہے ہیں جب دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے صدر غلام اسحٰق خان ایران گئے ہوئے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ان مظاہروں میں ایسے بینرز استعمال کئے گئے جن پر نہایت ناروا نعرے لکھے ہوئے تھے اور یہ نعرے اکثر و بیشتر آیت اللہ خمینی کے خلاف تھے۔ اس دوران ایران کے جھنڈے کو جلایا بھی گیا جب کہ اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے اور اسی طرح بعض دیگر انقلابی مذہبی عبارات بھی۔ بیان میں مزید یہ کہا گیا کہ ایسے مظاہرے اس بات کی حتمی دلیل ہیں کہ تعصب اور نفرت خاصی گہری ہو چکی ہے۔

موصیان کرام متوجہ ہوں

کمیوٹ شدہ حصہ پر اور گریجوئٹی پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی۔ اور ضروری ہوگا کہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپکو صحت و تندرستی اور ایمان و اخلاص کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے زندگی گذاریں۔

۱۔ گذشتہ ایام میں سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے سلسلے میں کئی خطبات ارشاد فرمائے ہیں آپ ان دعاؤں کو زبانی یاد کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا کریں کہ پہلے چھوٹی چھوٹی مختصر سی دعائیں یاد کریں اور انہیں بار بار دہرائیں۔ نماز میں بھی اور نماز کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی۔ اور اس کے بعد بڑی بڑی دعائیں یاد کریں۔ اس سلسلے میں ایک بات خاص طور پر یاد رکھنے والی ہے اور وہ یہ کہ جس آسانی سے چیزیں بچپن میں یاد کی جاسکتی ہیں اس آسانی سے بڑے ہو کر یاد کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ پس آپ ابھی کوشش کریں کہ یہ دعائیں یاد کریں۔

۲۔ حضور انور کا جو خطبہ الفضل میں چند روز ہوئے شائع ہوا ہے اس میں حضور نے فرمایا ہے کہ بچوں کو خطبات کے ساتھ جوڑ دیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کو یہ عادت ڈالیں کہ وہ حضور کے خطبات پڑھیں اور انہیں یاد رکھیں اور ان میں کہی گئی باتوں پر عمل کریں۔ یہ بہت بڑی نیکی ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نیکی دیگر نیکیوں کی بنیاد بن جانے والی ہے۔

۳۔ عزیزہ محمودہ سعدیہ ربوہ لکھتی ہیں۔

"میں چوہدری رشید احمد صاحب زیروی کی بیٹی ہوں اور نویں جماعت میں تعلیم حاصل کرتی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ الفضل کے تمام کارکنوں کو بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے اور ان سب کو لمبی عمر سے نوازے۔ ہمارا اخبار دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے"۔

سعدیہ نے اس سے پہلے حضور انور کے خطبہ کا خلاصہ بھی ہمیں بھیجا تھا اور ہم نے ایک کالم میں لکھا تھا کہ خلاصہ بہت اچھا ہے۔ اپنے لئے اور دیگر طالبات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا کرے۔

۴۔ عزیزہ رضیہ سلطانہ کہتی ہیں کہ اخبار دیکھ کر اخبار کے تمام کارکنوں کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ البتہ یہ شکایت ضرور ہے کہ اب آپ بچوں کا کالم باقاعدگی سے شائع نہیں کرتے۔ حالانکہ اب بچوں نے پہلے کی نسبت اس کالم کے لئے زیادہ لکھنا شروع کردیا ہے

رضیہ سلطانہ "کامیابی کا راز" یہ لکھتی ہیں کہ "اپنے ہر غم کو پی لو۔ اپنے دکھوں کو اپنے سینے میں دفن کرلو۔ کسی کو بھی اپنا سمجھ کر اپنا درد بیان کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ اپنا ہر دکھ اپنے سینے میں محفوظ رکھو اور اتنے باہمت بن جاؤ کہ لوگ تمہاری مثال دیں"۔

۵۔ عزیزہ راشدہ نسرین نے چک نمبر ۱۲-۱۱-۱ل سے اس کالم کے لئے اقوالِ زریں بھجوائے ہیں۔

(الف) ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملو۔ کون جانے کس روپ میں تم کو خدا مل جائے

(ب) دل ایک آئینہ ہے اگر وہ برائی سے پاک ہو تو اس میں خدا نظر آتا ہے۔

(ج) دوسروں کو کبھی اپنے سے کمتر نہ سمجھو۔

۶۔ عزیزہ نادیہ سیفی کراچی سے لکھتی ہیں کہ میں سکول جانے کی تیاری کر رہی تھی اس دن میرا ایک مضمون کا امتحان بھی تھا۔ میں نے اپنی پیاری امی کو پیار سے چوما اور میں سکول کے لئے روانہ ہو گئی۔ راستے میں میں نے ایک فقیر کو دیکھا جو سڑک کے ایک کنارے بیٹھا ہوا تھا اور کھانے کے لئے کچھ مانگ رہا تھا۔ اگرچہ اس وقت بہت سے لوگ وہاں سے گذر رہے تھے۔ لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کر رہا تھا۔

میں نے قریب کی ایک دکان میں جاکر ڈاکٹر کو فون کیا اور اسے بلایا۔ یہ میں نے اس لئے کیا کہ میں نے دیکھا کہ وہ فقیر بخار سے تپ رہا تھا۔ ڈاکٹر کے آنے تک میں نے اس فقیر کے لئے کھانا خریدا۔ جب ڈاکٹر صاحب آگئے تو انہوں نے اس فقیر کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر ہسپتال پہنچا دیا۔

اب تک کافی وقت ہو چکا تھا اور مجھے یاد آیا کہ آج تو میرا ایک مضمون کا پرچہ بھی ہے میں جلدی جلدی سکول کی طرف بھاگی مجھے اس بات کی فکر تھی کہ میں امتحان میں نہ بیٹھ سکوں گی۔ لیکن جب میں سکول پہنچی تو یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ پرچہ ملتوی ہو گیا ہے۔

میں سمجھتی ہوں کہ پرچہ کا ملتوی ہونا میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام تھا جو فقیر کی مدد کے سلسلے میں مجھے ملا۔ میں خدا کا شکر بجالاتی ہوئی گھر واپس آئی اور اپنی امی کو ساری داستان سنائی۔

اچھا پیارے بچو خدا حافظ۔ ہمیں خط لکھتے رہیئے اور کہانیاں بھی۔

بقیہ: صدا سے آگے

ہے اور دیکھتا ہے کہ کچھ لوگ جو پاکستان سے آئے ہوئے ہیں وہ آپس کی گپوں میں معروف ہیں۔ ان کو کوئی پرواہ نہیں کہ خدا کے نام پر ان کو (بیت الذکر) کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اب وہ ان کی حالت پر سرسری نظر بھی ڈالیں تو وہ سرسری نظر دل پر گہرا اثر ڈال جاتی ہے۔ اور بعض دلوں پر زخم لگا جاتی ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ ہم تو ان کے فکروں میں گھلتے رہے۔

ہم تو ان کے لئے دنیا میں شور مچاتے رہے کہ ہمارے (ایمان والے) بھائیوں کا خیال کرو۔ وہ خدا کے نام پر اس طرح تکلیف دیئے جا رہے ہیں اور ان کی یہ کیفیت ہے کہ وہ عبادت سے ہی غافل ہیں۔ یہ واقعات عملاً ہوتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال کی بات ہے۔ ایک یورپین مخلص احمدی نے مجھے اسی قسم کا ایک خط لکھا۔ اس نے لکھا کہ میں تو تہجد کے لئے بھی اٹھتا تھا اور اپنے بھائیوں کو جگاتا بھی تھا لیکن میرے دل پر بڑا زخم لگ گیا ہے کہ بہت سے پاکستانی جو اسی بیرک میں قیام پذیر تھے۔ جس بیرک میں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ میرے اٹھانے پر اٹھنا تو درکنار برا مناتے تھے اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ پس یورپ کا ایک نیا مخلص احمدی جس نے عیسائیت ترک کی اور (احمدیت) کو قبول کیا۔ اس کا تو یہ نمونہ تھا اور اس کے مقابل پر جن لوگوں کے متعلق وہ سمجھتا تھا کہ ایمان میں ہم سے بہت آگے ہوں گے ان کا یہ نمونہ تھا چنانچہ اس نے اپنے فکر کا اظہار کیا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۴۴ میں کنیز اختر زوجہ عبدالحمید اختر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ۲/۷ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ایک ہزار روپیہ۔ (۲) طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ کنیز اختر زوجہ عبدالحمید اختر ۲/۷ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحمید خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خالد احمد اظہر پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۴۵ میں فوزیہ حمید بنت عبدالحمید اختر صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۷ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فوزیہ حمید ۲/۷ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحمید اختر خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ جاوید اختر برادر موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

○ اٹھمقام سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے مزید ۴ افراد جاں بحق اور ۵ شدید زخمی ہوگئے۔ چار مکانات اور ایک دکان بھی تباہ ہوگئی۔ آس پاس کے دیہات پر بھی بھارتی گولہ باری میں اضافہ ہوگیا ہے مواصلاتی نظام اور آمدورفت معطل ہوکر رہ گیا ہے۔ فائرنگ کا سلسلہ کل رات سے جاری ہے۔

○ میانوالی کے قریب بس اور ویگن کے تصادم سے ۲۲ افراد ہلاک اور ۲۲ مسافر شدید زخمی ہوگئے۔ ۱۴ مسافر موقع پر ہی دم توڑ گئے تھے جب کہ ۶ ہسپتال جاکر ہلاک ہوگئے۔ ویگن ملتان جارہی تھی

○ پنجاب حکومت نے کلرکوں کی تنخواہوں میں یکم جون سے اضافہ کرنے کا مطالبہ مان لیا ہے اس کے بعد کلرکوں نے ہڑتال ختم کردی ہے حکومت نے گرفتار شدگان کو رہا کرنے اور مقدمات ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے وزیراعظم سے وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد میں مذاکرات کئے اور مفاہمت کی تجاویز پر بات چیت کی

○ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ بڑی سرکار جھاڑو لئے کھڑی ہے وہ وقت دور نہیں جب جھاڑو پھیر دی جائے گی اور کوئی ظالم باقی نہ رہے گا۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوری قوتوں کی حوصلہ افزائی پر ہم برطانیہ کے شکرگزار ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ روسی ریاست جارجیا کے صدر نے ریاست میں ہنگامی حالت کا اعلان کردیا ہے ان کے خلاف مظاہرے کرنے والے ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ مظاہرین نے سڑکوں کو ٹریفک کے لئے بند کردیا۔ صدر نے کہا ہے کہ مخالف مظاہرین سے سختی سے نپٹا جائے گا۔

○ یوگوسلاویہ کی ریاست کروشیا نے الزام لگایا ہے کہ وفاقی حکومت نے جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کے ایک قصبے پر بمباری کی۔ یہ بمباری پانچ گھنٹے تک جاری رہی۔ قصبے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عراق کے صدر صدام حسین کے اقتدار میں رہنے تک عراق کے خلاف پابندیاں جاری رکھنی چاہئیں۔ انہوں نے بعدازاں روسی وزیرخارجہ مسٹر بورس پینکن سے ملاقات کے بعد کہا کہ عراق کو اقوام متحدہ کی قراردادوں پر مکمل عمل کرنا چاہئے اور اقوام متحدہ کی قوت کے بارے میں غلط اندازے نہیں لگانے چاہئیں۔ صدر بش نے اندیشہ ظاہر کیا کہ اقوام متحدہ کی تازہ معائنہ ٹیم کے اراکین کو کسی وقت بھی گرفتار کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

پڑھائی اور تدفین عمل میں آنے کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں مقامی اور اردگرد کے علاقہ کی جماعتوں نے شرکت کی۔

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶ روپے فی کلو۔

گلشن بیکرز
نزد ایوان محمود ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔
(۱) آفس کلرک تین عدد، عمر کم از کم ۲۵ سال سے اوپر ہو۔
(۲) ڈرائیور، عمر ۴۰ سال سے اوپر اور سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

۱۰ منٹگمری روڈ لاہور
میاں بھائی
فون ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.